باسمہ تعالیٰ

جناب مکرم ومحترم حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم وادام اللہ فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون آپ کی خدمت میں عرض یہ ھیکہ سب ہی جگہ اہل مدارس و ذمہ دار حضرات موبائل فون کے سد باب کے لئے پریشان ہے۔ ان خرافت سے بچنے کے لئے ساؤتھ افریقہ میں بعض مدارس میں اس کو توڑ دیتے ہیں اور مدارس میں اس کو فروخت کر کے وہ رقم استاذ کی تنخواہ وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے، اس کے جواز کا حیلہ یہ بنایا ھیکہ ایک فارم پر طلبہ سے دستخط کرائے جاتے ہیں۔

دریافت طلب یہ ھیکہ کیا اس طرح کرنے سے موبائل کا توڑنا جب کہ مال کا ضیاع ہے اور فروخت کر کے پیسے مدرسہ میں استعمال کرنا جب کہ طیب نفس نہیں ہے اور اس کے علاوہ اور شکلیں صورتیں بھی ہے جن سے اس کا سد باب ہو سکتا ہے۔ تو یہ قاعدہ بنانا جس میں فتنہ کا بھی اندیشہ ہے اور یہ کوئی حکومتی ادارے نہیں ہے، قوۃ قاہرہ بھی نہیں ہے بلکہ دینی و قومی ادارے ہیں تو تبرعا ان کی گنجائش ہے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۸/۲۲۳۸
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیًا

مدرسہ میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی لگانے میں تو کوئی حرج نہیں، لیکن ضابطہ کی خلاف ورزی پر طالب علم کی مملوکہ موبائل ضبط کرکے توڑنا یا موبائل فون کے مالک کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اُسے فروخت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ وہ مالِ متقوّم ہے اور مباح ہے، جائز کام میں استعمال ہو سکتا ہے لہٰذا نہ اُسے مالک کی مرضی کے بغیر توڑا جاسکتا ہے نہ فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہمیشہ کے لئے مدرسہ میں ضبط کرنا جائز ہے، البتہ اگر تنبیہ کی غرض سے کچھ وقت کے لئے اس کو ضبط کرلے اور بعد میں مالک کو واپس کردیں، بطور انتظام مدرسہ کو اسکی اجازت ہے۔ (ماخذہ تبویب: ۱۴۱۵/۷۳-۲۰۲۸/۵۱)

القرآن الكريم

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (٢٩)} [النساء: ٢٩]

السنن الكبرى للبيهقي (٩/ ٦٠١)

أخبرنا أبو القاسم عبد الخالق بن علي بن عبد الخالق المؤذن، أنبأ أبو بكر محمد بن أحمد بن خنب , ثنا أبو إسماعيل محمد بن إسماعيل الترمذي , ثنا أيوب بن سليمان بن بلال، حدثني أبو بكر بن أبي أويس، عن سليمان بن بلال، عن سهيل بن أبي صالح، عن عبد الرحمن بن سعيد، عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " لا يحل لامرئ أن يأخذ عصا أخيه بغير طيب نفسه ".

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٤/ ٦١)

طلب في التعزير بأخذ المال (قوله لا بأخذ مال في المذهب) قال في الفتح: وعن أبي يوسف يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال. وعندهما وباقي الأئمة لا يجوز—والحاصل أن المذهب عدم التعزير بأخذ المال،

واللہ تعالیٰ اعلم

زاہد اللہ عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۸/جمادی الاولی/۱۴۴۲ھ
۲۴/دسمبر/۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمود اشرف عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۸/جمادی الاولی/۱۴۴۲ھ
۲۴/دسمبر/۲۰۲۰ء

دارالافتاء
۹۸/۲۴۳۸
۱۴۴۲/۵/۱۲
۲۰۲۰/۱۲/۲۸

الجواب صحیح
محمد طاہر عزیز
۱۴۴۲/۵/۸

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۰/۵/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح
۸/۵/۱۴۴۲ھ

مفتی